# مدرسے کے لیے جگہ وقف کرنے کے بعد تبدیل کر سکتے ہیں؟

دار الافتاء اہلسنّت (دعوت اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر: Sar-9101 تاریخ: 23-09-2024

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ ایک شخص نے ایک جگہ کو مدرسہ بنانے کے لیے وقف کیا، لیکن اس جگہ کی رجسٹری اس کے اپنے نام ہی ہے، صرف زبانی الفاظ کے ساتھ بول کر وقف کیا ہے (یعنی لوگوں کے سامنے کہہ دیا کہ میں نے اس جگہ کو مدرسہ کے لیے وقف کر دیا ہے)، لکھ کر وقف نہیں کیا، اب یہاں مدرسہ بن بھی چکا ہے اور کچھ بچے مدرسے میں پڑھتے بھی ہیں، لیکن اس جگہ پر مدرسہ چلنا بہت مشکل ہے کہ یہاں آبادی کم ہے، تو اب واقف چاہتا ہے کہ اس جگہ کو بیچ کر ایسی جگہ مدرسہ بنایا جائے جہاں پر آبادی زیادہ ہو، تو کیا اب واقف اس جگہ کو بیچ کر دوسری جگہ مدرسہ بنا سکتا ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

**پوچھی گئی صورت میں مدرسے کی جگہ کو بیچنا یا دوسری جگہ سے تبدیل کرنا، جائز نہیں ہے۔**

**اس کی تفصیل یہ ہے** کہ شرعی طور پر کسی جگہ کو لکھ کر ہی وقف کرنا ضروری نہیں، زبان سے وقف کرنے سے بھی جگہ وقف ہو جاتی ہے اور پوچھی گئی صورت میں چونکہ زبانی بول کر اسے وقف کر دیا گیا ہے، تو یہ جگہ وقف ہو گئی اور شریعت مطہرہ کا قانون یہ ہے کہ جب کوئی جگہ وقف ہو جائے، تو یہ بندے کے ملک سے نکل کر اللہ تعالیٰ کی ملکیت میں چلی جاتی، اس کے بعد اسے نہ تو بیچا جا سکتا ہے اور نہ ہی کسی دوسری چیز سے اسے تبدیل کیا جا سکتا، بلکہ جس مقصد کے لیے اس جگہ کو وقف کیا جائے، اسی مقصد میں

اسے استعمال کرنا ضروری ہوتا ہے۔

**شرعی طور پر وقف ہونے کے لیے رجسٹری ہونا ضروری نہیں ،زبانی وقف کرنے ہی سے چیز وقف ہو جاتی ہے،** جیسا کہ ردالمحتار میں ہے:"یصیر وقفا بمجرد القول"ترجمہ: محض زبانی کہہ دینے سے ہی وقف ہو جائے گا۔ **(ردالمحتار، جلد4، صفحہ338، مکتبہ دارالفکر، بیروت)**

یونہی امام اہل سنت اعلیٰ حضرت الشاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ اللہ الحنان فرماتے ہیں:"**وقف کے لئے کتابت ضروری نہیں زبانی الفاظ کافی ہیں، "خیریہ" میں ہے:**"اما اشتراط کونه یکتب فی حجة ویقید فی سجلات فلیس بلازم شرعا.... فان اللفظ بانفراده کاف فی صحة ذلک شرعا والزیادة لا یحتاج الیها (ملتقطا) ترجمہ: **وقف کے لئے موقوفہ شے کا وقف نامہ بنانا اور اس کی رجسٹری کروانا شرعاً لازم نہیں، کیونکہ وقف کے صحیح ہونے کے لئے شرعی طور پر صرف لفظی طور پر کہہ دینا کافی ہے اور اس سے زائد کسی چیز کی حاجت نہیں۔"** **(فتاوی رضویہ، جلد16، صفحہ129، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)**

**موقوفہ چیز کو بیچا نہیں جا سکتا،** جیسا کہ صحیح بخاری کی حدیث مبارک میں ہے:"عن إبن عمر رضی اللہ عنهما قال: أن عمر بن الخطاب أصاب أرضا بخیبر، فأتی النبی صلی اللہ علیه و آله وسلم یستأمره فیها، فقال: یا رسول اللہ! إني أصبت أرضا بخیبر لم أصب مالاً قط أنفس عندی منه، فما تأمر به؟ قال: إن شئت حبست أصلها، وتصدقت بها قال: فتصدق بها عمر، أنه لا یباع ولا یوهب ولا یورث، وتصدق بها فی الفقراء، وفی القربی وفی الرقاب، وفي سبیل اللہ، وابن السبیل، والضیف لا جناح علی من ولیها أن یأکل منها بالمعروف، ویطعم غیر متمول" ترجمہ: **حضرت سیدنا ابن عمر** رضی اللہ عنہما **سے مروی ہے، وہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا عمر فاروق** رضی اللہ عنہ **کو خیبر سے کچھ زمین ملی، تو وہ رسول اللہ** صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم **کی بارگاہ میں مشورہ کرنے کے لیے حاضر ہوئے اور انہوں نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: یارسول اللہ** صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم**! خیبر کی جو زمین میرے حصے میں آئی ہے، ایسا نفیس مال مجھے کبھی نہیں ملا، آپ ارشاد فرمایئے کہ میں اس کا کیا کروں؟ تو رسول اللہ** صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم **نے ارشاد فرمایا: اے عمر! اگر تم چاہو تو اسے اس طرح وقف کر دو کہ وہ زمین تمہاری رہے اور اس سے حاصل ہونے والا نفع مسلمانوں کو حاصل ہو، حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمر** رضی اللہ عنہما **فرماتے ہیں کہ حضرت**

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس زمین کو ان شرائط پر وقف کر دیا کہ نہ تو اس زمین کو بیچا جائے گا، نہ ہی ہبہ کیا جائے گا اور نہ ہی اس کا وارث بنایا جائے گا، اس کا نفع فقراء، قرابت دار، غلاموں کو آزاد کرنے، راہ خدا میں، مسافروں اور مہمانوں پر خرچ کیا جائے اور جو اس زمین کا متولی ہو، تو اس کے لیے جائز ہے کہ بھلائی کے ساتھ اس میں سے کھائے اور اس کو ذخیرہ بنائے بغیر دوسروں کو کھلائے۔

**(صحیح البخاری، جلد 03، صفحہ 198، مطبوعہ مصر)**

**مذکورہ حدیثِ پاک کی شرح میں شرح صحیح بخاری لابن بطال، عمدۃ القاری، شرح المشکوٰۃ للطیبی، مرقاۃ المفاتیح، مراۃ المناجیح اور لمعات التنقیح میں ہے:** واللفظ للآخر: "وفی الحديث دليل على أن الوقف لا يباع، ولا يوهب، ولا يورث" **ترجمہ: اس حدیث پاک میں اس بات پر دلیل ہے کہ وقف کو نہ بیچا جا سکتا ہے، نہ ہبہ کیا جا سکتا ہے، اور نہ اس میں وراثت جاری ہوتی ہے۔**

**(لمعات التنقیح فی شرح مشکاۃ المصابیح، جلد 05، صفحہ 670، مطبوعہ دار النوادر، دمشق)**

**وقف مکمل ہو جانے کے بعد واقف نہ تو خود موقوفہ چیز کا مالک ہوتا ہے اور نہ ہی کسی دوسرے کو اس کا مالک بنا سکتا ہے، اس کے متعلق فتاوٰی عالمگیری، المبسوط للسرخسی، فتاوٰی قاضی خان، فتح القدیر اور ردالمحتار علی درمختار میں ہے:** واللفظ للآخر: "(فإذا تم ولزم لا يملک) أی: لا يكون مملوكاً لصاحبه (ولا يملک) أی: لا يقبل التمليک لغيره بالبيع ونحوه" **ترجمہ: جب وقف مکمل اور لازم ہو جائے، تو نہ وقف کرنے والا اس کا مالک ہوتا ہے اور نہ اس وقف کا کسی کو مالک بنایا جا سکتا ہے، یعنی وقف، بیع یا اس کی مثل کسی ذریعے سے دوسرے کو مالک بنانے کو قبول نہیں کرتا۔**

**(ردالمحتار علی درمختار، جلد 06، صفحہ 540، مطبوعہ کوئٹہ)**

**موقوفہ چیز واقف کی ملکیت سے نکل کر خاص اللہ پاک کی ملکیت میں داخل ہو جاتی ہے، اس کے متعلق ردالمحتار علی درمختار، فتح القدیر، فتاوٰی عالمگیری اور الھدایہ میں ہے:** واللفظ للآخر: "فيزول ملك الواقف عنه إلى الله تعالى" **ترجمہ: پس موقوفہ چیز سے واقف کی ملکیت زائل ہو جائے گی اور (وہ چیز) اللہ تعالیٰ کی ملکیت میں داخل ہو جائے گی۔**

**(الھدایۃ، جلد 03، صفحہ 15، مطبوعہ دار احیاء التراث العربی، بیروت)**

یونہی امام اہل سنت اعلیٰ حضرت الشاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ اللہ الحنان لکھتے ہیں: ”مسلمانوں کو تغییر وقف کا کوئی اختیار نہیں، تصرف آدمی اپنی ملک میں کر سکتا ہے، وقف مالک حقیقی کی مِلک خاص ہے، اس کے بے اذن دوسرے کو اس میں کسی تصرف کا اختیار نہیں۔“

**(فتاوی رضویہ، جلد16، صفحہ232، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)**

**موقوفہ چیز کو بیچا نہیں جا سکتا**، اس کے متعلق المبسوط للسرخسی، ردالمحتار علی درمختار، فتح القدیر، الہدایہ اور فتاوی عالمگیری میں ہے: واللفظ للآخر: ”ولا يباع ولا يوهب ولا يورث“ ترجمہ: وقف کو نہ بیچا جا سکتا ہے، نہ ہبہ کیا جا سکتا ہے اور نہ اس میں وراثت جاری ہوتی ہے۔

**(فتاوی ھندیہ، جلد02، صفحہ350، مطبوعہ دار الفکر، بیروت)**

وقف کا حکم بیان کرتے ہوئے صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: ”وقف کا حکم یہ ہے کہ نہ خود وقف کرنے والا اس کا مالک ہے، نہ دوسرے کو اس کا مالک بنا سکتا ہے، نہ اس کو بیع کر سکتا ہے، نہ عاریت دے سکتا ہے، نہ اس کو رہن رکھ سکتا ہے۔“

**(بہار شریعت، حصہ10، ص533، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)**

**وقف کو اس کے مقصد پر باقی رکھنے کے واجب ہونے کے بارے میں** فتح القدیر اور ردالمحتار میں ہے: ”الواجب ابقاء الوقف علی ما کان علیہ“ ترجمہ: وقف جس حالت پر تھا، اسی حالت پر اس کو باقی رکھنا واجب ہے۔ **(فتح القدیر، کتاب الوقف، جلد06، صفحہ212، مطبوعہ کوئٹہ)**

**وقف کو بدلنے کے ناجائز ہونے کے بارے میں** فتاوی عالمگیری میں ہے: ”لا یجوز تغییر الوقف عن ھیئتہ“ ترجمہ: وقف کو جس چیز کے لیے وقف کیا گیا ہے، اس سے بدلنا جائز نہیں ہے۔

**(الفتاوی الھندیۃ، جلد02، صفحہ490، مطبوعہ کوئٹہ)**

**واللہ اعلم** عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

**کتبہ**

**مفتی محمد قاسم عطاری**

18ربیع الاول1446ھ/23ستمبر2024ء



نوٹ: دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جا سکتی ہے